Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ر

۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۶ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۶ صلح ۱۳۳۶ ہش ۔ ۶ جنوری سنہ ۱۹۵۷ء نمبر ۴

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۳۱ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو نزلہ بہت سخت ہے اور گلے میں بہت تکلیف ہے اور بے چینی ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حکومت پاکستان نے خان عبدالغفار خان کو رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا

صوبہ سرحد کے تمام سیاسی نظربندوں کو عنقریب رہا کر دیا جائیگا۔ پریس کانفرنس میں سردار عبدالرشید کا اعلان

پشاور ۵ جنوری حکومت پاکستان نے خان عبدالغفار خان کو جیل سے رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ضروری احکام جاری کئے جا رہے ہیں۔ مرکزی حکومت کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خان عبدالغفار خان جیل سے رہا ہونے کے بعد فی الحال پنجاب میں رہیں گے۔ علاوہ ازیں سرحد کی صوبائی حکومت کی طرف سے صوبے کے تمام سیاسی نظربندوں کو عنقریب رہا کیا جا رہا ہے۔ انہیں ان کی جائدادیں بھی واپس کر دی جائیں گی۔ اس امر کا انکشاف صوبے کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے آج صبح ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت صوبے میں ۵۰ نظربند ہیں ان سب کو عنقریب رہا کر دیا جائیگا۔ جن لوگوں کو صوبے سے جلاوطن کر دیا گیا تھا یا جن کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد تھیں، ان نئے احکامات کا ان پر بھی اطلاق ہوگا۔ ان میں سرحد کے سابق وزراء ڈاکٹر خان صاحب، ارباب عبدالغفور خان اور خان غلام محمد لنڈخوڑ بھی شامل ہیں۔

روس نے چار طاقتی کانفرنس منعقد کرنے کیلئے ۲۵ جنوری کی تاریخ منظور کر لی

لندن ۵ جنوری۔ سوویٹ حکومت نے مغربی طاقتوں کے اس مراسلے کا جواب دے دیا ہے جس میں انہوں نے روس کی یہ تجویز منظور کر لی تھی کہ چار طاقتوں کی کانفرنس اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو منعقد کی جائے۔ رات روسی وزارت خارجہ میں تینوں مغربی طاقتوں کے سفیروں کو یہ جواب حوالے کر دیا گیا۔ اب چار طاقتوں کے نائب وزراء کی برلن میں ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں یہ طے کیا جائے گا کہ یہ کانفرنس کہاں منعقد ہو۔ لندن میں برطانوی وزارت خارجہ نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ روس نے کانفرنس کے لئے ۲۵ جنوری کی تاریخ منظور کر لی ہے۔

وارسک کے بجلی گھر کی تعمیر کے لئے بیرونی ماہرین کی آمد

پشاور ۵ جنوری۔ وارسک کے بجلی گھر کے اصل تعمیری کام کے لئے اگلے ماہ بیرونی ماہر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ درگئی سے وارسک تک ۶۶ کلو واٹ کی ایک لائن بھی قائم کی جا رہی ہے۔

ایٹمی طاقت کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق روس نے امریکہ سے بات چیت کرنا منظور کر لیا

واشنگٹن ۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ روس نے ایٹمی طاقت کا بین الاقوامی ذخیرہ کرنے اور اسے پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کے متعلق امریکہ سے بات چیت کرنا منظور کر لیا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ چار طاقتوں کے وزراء خارجہ کی جو کانفرنس جرمنی میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کے دوران میں اس سوال پر امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوتوف سے بات چیت کریں گے۔

امریکہ ایران سے فوجی معاہدہ میں تبدیلی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا

واشنگٹن ۵ جنوری۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ نے ایران سے فوجی امداد دینے کے متعلق جو سات سالہ سمجھوتہ کیا تھا۔ وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔ اس فوجی معاہدہ کی ہر سال ۸ جنوری کو تجدید ہوتی ہے۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ اس سمجھوتہ کے تحت ایران کو فوجی ماہرین اور فوجی سامان کی امداد دی جاتی رہی ہے۔

— حیدرآباد ۵ جنوری گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے آج ٹنڈو جام میں زرعی کالج کا سنگ بنیاد

تیل کے جھگڑے اور انتخابات کے متعلق زاہدی اور شاہ ایران کی بات چیت

تہران ۵ جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی شاہ ایران سے رامسر میں تین روز تک بات چیت کرنے کے بعد تہران واپس پہنچ گئے۔ شاہ ایران سے انہوں نے تیل کے متعلق ایرانی برطانوی جھگڑے اور آئندہ ہونے والے انتخابات کے متعلق بات چیت کی۔ رامسر میں شاہ ایران کی سرمائی اقامت گاہ ہے۔

مصر کے اقتصادی وفد کے ارکان کا دورۂ لاہور

کراچی ۵ جنوری مصر سے جو اقتصادی وفد آج کل پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس کے لیڈر ایم فہمی کل اپنے ایک ساتھی ایم رشدی کے ہمراہ کل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے اور وہاں انہوں نے لاہور کے مشہور تاریخی مقامات دیکھے۔ یہ دونوں آج بذریعہ ہوائی جہاز واپس کراچی آ گئے ہیں۔

مسٹر لوئی فشر کی کراچی میں آمد

کراچی ۵ جنوری مشہور امریکی مصنف اور صحافی مسٹر لوئی فشر مختصر سے عرصہ کے لئے کراچی پہنچے ہیں۔ وہ عالمی سیاست پر ایک کتاب لکھنے کے لئے مواد جمع کر رہے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے کئی یورپین ملکوں کا بھی دورہ کیا ہے۔

صدر آئزن ہاور نے ہندوستان کے احتجاج کے باوجود پاکستان کو فوجی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا

باضابطہ سرکاری اعلان دو دن کے اندر اندر ہو جائے گا

واشنگٹن ۵ جنوری۔ خبر آئی ہے کہ صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور نے ہندوستان کے احتجاج کے باوجود پاکستان کو فوجی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بااختیار حلقوں نے خبر دی ہے کہ غالباً اس فیصلہ کا اعلان دو دن کے اندر اندر ہو جائے گا یہ بھی پتہ چلا ہے کہ صدر آئزن ہاور اس معاملے کے متعلق اسی ہفتے کانگرس کے ری پبلکن لیڈروں سے بھی بات چیت کر چکے ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ چند ماہ کے اندر اندر فوجی سامان پاکستان روانہ کر دیا جائیگا انہوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ امریکی حکومت پچھلے دنوں پاکستان کو ۲۰ کروڑ ڈالر کی فوجی امداد دینے کے سوال پر غور کرتی رہی ہے۔

روس مصر کی حمایت کر رہا ہے۔

قاہرہ ۵ جنوری۔ روس میں مصر کے سفیر نے جو آج کل حکومت سے صلاح و مشورہ کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں بتایا ہے کہ مصر اور برطانیہ کے جھگڑے میں روس مصر کی حمایت کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نہر سویز کے جھگڑے کا کوئی تصفیہ نہ ہوا تو مصر مغربی اور مشرقی دونوں طاقتوں کے ساتھ غیر جانبداری کا رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

آج سوڈان کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہے

خرطوم ۵ جنوری۔ آج خرطوم میں سوڈان کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں سپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس سے پہلے سوڈان کے گورنر جنرل سر رابرٹ ہاؤ نے سپیکر کے عہدے پر ابراہیم المفتی کو مقرر کرنے سے بدیں وجہ انکار کر دیا تھا کہ وہ نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی کے رکن ہیں۔ اس لئے ان کے غیر جانبدار رہنے کا امکان نہیں۔

یورپی ممالک میں شدید سیلاب اور برفباری

لندن ۵ جنوری بحیرۂ بالٹک میں جرمنی کے ساحلی علاقے میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے اسی سال میں اتنا زبردست اور خوفناک سیلاب اب تک نہیں آیا تھا بہت سے علاقوں کی سڑکیں زیر آب ہو گئی ہیں اور بسوں اور ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی رک گئی ہے۔ ڈنمارک میں بھی زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ فرانس اور شمالی انگلستان کے علاقوں میں زبردست برفباری ہو رہی ہے۔ جس سے کئی سڑکیں بند ہو گئی ہیں۔ اور ان پر بسوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ یوگوسلاویہ میں بھی شدید برفباری کی وجہ سے کئی سڑکیں بند ہو گئی ہیں

— کوئٹہ ۵ جنوری بلوچستان کے مختلف ضلعوں میں اب تک ۲ ہزار ۸ سو ٹن امریکی گندم ناداروں میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۶ صلح ۱۳۳۲ھش

اقتصادی تعاون

مصری اقتصادی مشن کے قائد مسٹر فہمی نے بیچ لگژری ہوٹل میں ایک دعوت کے دوران میں جو کل مشن مذکور کے اعزاز میں دی گئی۔ خطبہ استقبالیہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"دنیا کی مختلف اقوام زندگی کے متعدد پہلوؤں میں ترقی کی شاہراہ پر بہت آگے نکل گئی ہیں۔ مگر مسلمان اقوام ہر بات میں بہت پیچھے رہ گئی ہیں۔ اگر وہ سائنس علوم کی دوڑ میں ترقی کرنا چاہتی ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے امکانات کو متحدہ کرلیں۔ اگر سب ملکر کام کریں تو تھوڑے سے عرصہ میں اپنے امکانات کو ترقی دینے کا زیادہ موقعہ حاصل ہوسکتا ہے۔"

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جہاں تک مادی ترقیات کا سوال ہے۔ مسلمان اقوام دوسری اقوام سے بہت پیچھے رہ گئی ہیں۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں۔ مگر یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ جس کو تمام مسلمان اقوام نہایت تلخی سے محسوس کر رہی ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے جو زندگی کی ہر دوڑ میں ان کی پستی کا باعث بنی ہوئی ہے

کوئی زمانہ تھا جب مسلمان اقوام ہر قسم کے علوم وفنون میں تمام دنیا کی اقوام سے آگے تھیں اور دوسری اقوام کی راہ نمائی کرتی تھیں۔ یورپ جو آج علوم وفنون میں اتنی حیرت ناک ترقی کر گیا ہے اس کو جگانے والے مسلمان ہی تھے۔ ہسپانیہ میں جو دارالعلوم مسلمانوں نے قائم کئے تھے۔ ان میں تعلیم حاصل کرکے یورپ کو ہوش آیا تھا۔ مگر آج شاگرد استاد سے اتنا آگے نکل گیا ہے کہ استاد کے لئے پہچاننا مشکل ہوگیا ہے کہ اس کی ابتدا اس کی راہ نمائی سے ہوئی تھی۔

مسلمانوں پر ایسی جمود کی حالت طاری ہوگئی کہ ایک زمانہ تک جس حد تک وہ ترقی کرسکے تھے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور اس لئے یہ ترقی بھی نظریات کے حدود تک آکر رک گئی۔ عملی سائنس جو تجربات اور شاہدات پر انحصار رکھتی ہے۔ اور جس کی ایجاد کا فخر بھی مسلمانوں کو ہی حاصل ہے اسلامی دنیا میں سیاسی طوفانوں کی نذر ہوگئی۔ منقولی اور معقولی علوم پر اگرچہ بے شمار کتابیں تصنیف ہوئیں۔ مگر مسلمان تعلیم گاہیں تجربات اور شاہدات کی رو رک جانے کی وجہ سے کولہو کے بیل کی طرح ایک ہی نقطہ کے گرد چکر لگاتی چلی گئیں۔ متقدمین کا رعب کچھ اس طرح دلوں پر چھا گیا کہ ان سے انحراف کرنا ذہنی جرم خیال کیا جانے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجودیکہ اسلامی دنیا میں قدیم علوم کے بہرحال علماء کثرت سے پیدا ہوئے۔ مگر عملی سائنس میں کوئی ترقی نہ ہوسکی۔

اس کے برخلاف مغرب نے جہاں فلسفہ اور سائنس کے علمی پہلو میں ترقی کی وہاں ساتھ ہی ساتھ انہوں نے عملی سائنس کو اپنی صنعتی ترقی کے لئے استعمال کیا۔ اور زندگی کے ہر پہلو میں اسکو دخیل کرلیا۔ اور ایک باقاعدہ اور با اصول ارتقائی دوڑ شروع ہوگئی۔ اور آج جب مسلمانوں کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ مغرب ان کو صدیوں پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اور ہم زندگی کے ہر پہلو میں مغرب کے مقابلہ میں بے حقیقت اور پسماندہ رہ گئے ہیں

اس کا لازمی نتیجہ جو ہونا تھا ہوا اور وہ یہ ہے کہ مغرب دنیا کے تمام کناروں پر قابض ہے۔ اور مغربی اقوام کرۂ ارضی پر پوری طرح چھا گئی ہیں۔ ان کی مادی فوقیت کی وجہ سے ہم ہر طرح سے اس کے مقید ہو چکے ہیں۔ اور بار بار کے کچوکوں کے اب جب ہمیں کچھ ہوش آیا ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا بال بال ان کے ہمہ گیر جال میں گرفتار ہے۔

بے شک آج اسلامی ممالک میں بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ مگر یہ بیداری اسی حد تک ہے۔ کہ ہم مغربی اقوام کے مضبوط شکنجہ کی تلخیوں کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جس سے خلاصی پانے کے لئے ایک معجزانہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور یہ معجزہ دنیا کے آئین کے مطابق اسی وقت رونما ہوسکتا ہے۔ جبکہ تمام مسلمان اقوام اتحاد اور اتفاق سے ایک منظم جدوجہد کریں۔ اور اپنے تمام ذرائع کو مجتمع کرلیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلامی ممالک میں جہاں تک خام مال کا سوال ہے اس کثرت سے موجود ہے کہ اگر ہم ہمت اور استقلال سے کام لیں۔ تو تھوڑی مدت میں ہم مغرب کے اقتصادی جال سے جو اس نے چاروں طرف پھیلا رکھا ہے رہائی حاصل کرسکتے ہیں۔

اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم مغربی اقوام سے بالکل الگ تھلگ ہو جائیں۔ ایسا کرنا موجودہ دنیا میں نہ تو ممکن ہے اور نہ مفید۔ جس طرح شروع میں مسلمانوں نے مغربی اقوام کو بیدار کیا تھا۔ اور انہیں بہت کچھ سکھایا تھا اسی طرح ہمیں بھی ان اقوام سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ انہوں نے آج تک علوم وفنون میں جو ترقی کی ہے۔ ہم اسکو نظر انداز کرکے از سرنو اپنے طور پر ان تجربات کو دہرا کر ترقی کی دوڑ میں حصہ نہیں لے سکتے۔ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا ہے پہلے اس کو اپنانا ضروری ہے۔ ہمارے سامنے جاپان کی مثال موجود ہے۔ یہ ملک بھی کبھی نئے علوم وفنون میں سخت پسماندہ تھا۔ بلکہ اسلامی ممالک سے بھی گیا گزرا تھا۔ اس نے نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں اتنی ترقی کرلی کہ آج وہ صنعت وحرفت میں مغربی اقوام کا حریف بن گیا ہے۔

اسلامی ممالک میں جس چیز کی سب سے زیادہ کمی ہے وہ صنعت وحرفت سے تعلق رکھتی ہے۔ آج کی دنیا میں صنعت وحرفت کا انحصار مشینری پر ہے۔ مغربی اقوام کی موجودہ ترقی مشینری کی ہی مرہون ہے۔ افسوس ہے کہ اسلامی ممالک ابھی تک اس قابل نہیں کہ وہ اپنی مشینری پیدا کرسکیں۔ اس کے لئے انہیں دوسری ترقی یافتہ اقوام کی امداد لینا ناگزیر ہے۔ ابھی کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ ہم اس باب میں دوسری اقوام سے بے نیاز ہو جائیں۔ تیل اور دوسرے خام مال کی بے شک بہتات ہے۔ لیکن مشینری نہ ہونے کی وجہ سے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔ ہمیں اپنے خام مال کا معتد بہ حصہ مغربی اقوام کے حوالے کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم اپنی مشینری خود تیار کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنے خام مال کے عوض مغربی اقوام سے زیادہ سے زیادہ مشینری حاصل کریں۔ اور آہستہ آہستہ اپنے ممالک کو صنعتی بناتے جائیں۔

چنانچہ مصری اقتصادی مشن کے قائد مسٹر فہمی نے جو یہ کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ مصر اور پاکستان کے اقتصادی حالات یکساں ہیں۔ ان دونوں میں تجارتی کاروبار کے امکانات بہت خفیف ہیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ دونوں ملک صرف خام مال ہی پیدا کرتے ہیں۔ اور خام مال بھی ایک جیسا ہے۔ مثلاً مصر بھی روئی پیدا کرتا ہے۔ اور پاکستان بھی۔ بے شک یہ درست ہے۔ لیکن اگر یہ دونوں ممالک چاہئیں تو ایسی صنعتوں میں ترقی کرکے جو ایسے خام مال سے تعلق رکھتی ہیں دوسرے اسلامی ممالک کی ضروریات پوری کرسکتے ہیں۔ اور ان کو غیر اسلامی ممالک کی امداد سے بے نیاز کرسکتے ہیں۔

اگر اسلامی ممالک جیسا کہ مسٹر فہمی نے بتایا ہے اپنے تمام ذرائع اور علوم وفنون میں اتحاد کرلیں۔ اور مختلف قسم کے ماہرین تمام اسلامی دنیا کے امکانات کا جائزہ لے کر جہاں جہاں کوئی صنعت ترقی کرسکتی ہے وہاں وہاں اس صنعت کو سب ملکر ترقی دینے کے لئے متحد ہو جائیں۔ تو چند ہی سالوں میں اسلامی دنیا خود کفیل ہوسکتی ہے۔ یہ خیال ناقابل عمل [illegible]۔ اور اسکو قبل از وقت سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک تنظیم حکومتی سطح پر فوری طور پر قائم کردینی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء

اک نیا نغمۂ ایمان سُنا ہے میں نے
لحنِ داؤدیں قرآن سنا ہے میں نے
روح سجدوں میں بھی کرتی تھی فلک پیمائی
کچھ اس انداز سے آوازِ اذاں کی آئی

عمر کی بیش بہا نعمتیں چُن لیں مَیں نے
عرش پر بجتی ہوئی نوبتیں سُن لیں میں نے
نذرِ محبوب یہ سوغات ہوئی ہے دل کی
دل کے مالک سے ملاقات ہوئی ہے دل کی

آہ میں دیکھا ہے اندازِ پذیرائی کا
معجزہ ابنِ مسیحا کی مسیحائی کا
یاس احساس سے کٹتی ہوئی دیکھی مَیں نے
زندگی مُردوں میں بٹتی ہوئی دیکھی میں نے

مَیں نے سینوں میں مچلتے ہوئے دل دیکھے ہیں
اشک بن بن کے پگھلتے ہوئے دل دیکھے ہیں
ہائے وہ درد سے معمور نگاہوں کا ہجوم
عرش کو بڑھتی ہوئی ان گنت آہوں کا ہجوم

حبیب الرحمٰن ناصر

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر بزرگانِ دین اور علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

کارروائی منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۳ء

اجلاس اول

جلسہ سالانہ کی دوسرے دن کی کارروائی صبح نو بجے شروع ہوئی۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم قاضی محمد اسلم صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سب سے پہلے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے "بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تقریر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

آپ نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمان بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ سلطنت مغلیہ کے خاتمہ کے بعد مسلمانوں کے سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ ان کا مذہبی زوال بھی شروع ہو چکا تھا۔ دشمنانِ اسلام کے حملے مسلمانوں پر اس قدر شدت اختیار کر گئے تھے۔ کہ مسلمان یہ خیال کرنے لگے تھے۔ کہ اب اسلام کبھی سر بلند نہیں ہو سکتا۔ عیسائیت نے اسلام کو نہایت گندے چہرے کی صورت میں پیش کیا۔ جمہور مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے۔ اچھے اچھے مسلمان یاس انگیز خیالات کی آماجگاہ بن گئے تھے۔

مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے ایک طرف اپنی کتابوں میں حقانیت اسلام کے ایسے ایسے دلائل پیش کئے۔ کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ دوسری طرف اشاعت اسلام کا درد رکھنے والی ایک ایسی جماعت تیار کی جو اسلام کو سر بلند کرنے کے جذبہ سے معمور تھی۔ آپ نے ہزاروں اشتہارات جن میں اسلام کی صداقت کو واضح کیا گیا تھا۔ چھپوا کر یورپ اور امریکہ میں بھجوائے۔ سلطنت برطانیہ کی تاجدار ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی جماعت نے بھی اس کام کو اختیار کئے رکھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں کر رکھا تھا۔ تبلیغ اسلام کے لئے مختلف مشن یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں قائم کئے گئے۔

سب سے پہلا مشن لندن میں قائم ہوا۔ یہ اس لحاظ سے ممتاز تھا۔ کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی چودھری فتح محمد صاحب سیال نے قائم کیا تھا۔

۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس لندن جا کر وہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔

دوسرا بیرونی مشن مارلیشس میں قائم کیا گیا۔ یہ مشن خلافت کے دوسرے سال میں قائم کیا گیا۔ اس مشن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور صحابی صوفی غلام محمد صاحب کو چنا۔ آپ ۱۹۱۵ء میں قادیان سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کچھ دن سیلون میں قیام کیا۔ اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس جزیرہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ یہاں جماعت کے ابتدائی تین مبلغ صحابی اور حافظ تھے۔ ان میں سے دو اسی سرزمین میں مدفون ہیں۔ اس ملک میں عیسائی مشنریوں کا بڑا زور تھا۔ ہمارے مبلغین نے ان مشنریوں سے متعدد مباحثات کئے۔ اور ان کے زور کو توڑا۔

تیسرا بیرونی مشن ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں قائم کیا گیا۔ اس طرح اسلام کی تبلیغ نئی دنیا میں بھی پہنچ گئی۔ اس مشن کی بنیاد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ڈالی۔ یہ مشن بہت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ ہمارے مبلغین کو مختلف چرچوں۔ سوسائٹیوں اور سکولوں میں تقریروں کے لئے بلایا جاتا ہے۔ یہاں سے ایک اسلام کا ایک رسالہ بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کا نام "مسلم سن رائز" ہے۔ یہ رسالہ امریکہ کی تمام ریاستوں۔ اہم لائبریریوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ اس وقت تک امریکہ کی بیسیوں لائبریریوں میں قرآن کریم کی انگریزی تفسیر اور اسلامی لٹریچر رکھوایا جا چکا ہے۔ امریکہ کے مشن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے معرکۃ الآراء لیکچر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے انگریزی ترجمے نہایت دیدہ زیبی سے شائع کئے ہیں۔ امریکہ میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔ وہ سب جماعت احمدیہ کی مساعی اور کوشش کے نتیجہ میں کرتے ہیں۔

چوتھا دار التبلیغ مغربی افریقہ میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۲۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کو اس علاقہ میں بھیجا۔ آپ نے کئی سال تک سیرالیون۔ نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ میں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں ہزارہا لوگ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

اس علاقہ میں ہمارے درجنوں مبلغ کام کر رہے ہیں۔ بیسیوں مساجد اور سکول قائم ہیں۔ ایک کالج بھی کھول دیا گیا ہے۔ سالٹ پانڈ میں اس سال ایک مرکزی مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔

گولڈ کوسٹ تین حصوں میں منقسم ہے۔ ہر حصہ میں ہمارے مبلغ اسلام کی اشاعت کا فرض بجا لا رہے ہیں۔ گولڈ کوسٹ میں ہمارے ۳۵ مبلغ متعین ہیں۔ محدود ذرائع اور قلت تعداد کے باوجود ہم نے اس علاقہ میں بارہ سکول کھولے ہیں۔ حال ہی میں ایک سیکنڈری سکول بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس کا گذشتہ ماہ وزیر اعظم گولڈ کوسٹ نے بھی معائنہ کیا۔ ۱۹۵۱ء میں اسمبلی کے انتخابات میں چار احمدی امیدوار کامیاب ہوئے۔ تمام لیجسلیٹو اسمبلیوں میں صرف یہی مسلمان ممبر تھے۔

نائیجیریا:۔ نائیجیریا کی کل آبادی دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ہے۔ جس میں مسلمان صرف ۹۰ لاکھ ہیں۔ اس کا دار الحکومت لیگوس ہے۔ اس علاقہ میں ہمارے دو سکول ہیں۔ ایک اخبار بھی نکلتا ہے۔ جس کا نام ٹرتھ (Truth) ہے۔ نائیجیریا میں یہ مسلمانوں کا پہلا اخبار ہے۔ یہاں ہمارا پریس بھی ہے۔

مغربی افریقہ کے بعد ایران۔ روس۔ شام فلسطین۔ مصر انڈونیشیا اور مشرقی افریقہ میں مشن قائم کئے گئے۔

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے ذریعہ اشاعت اسلام کے کام کو بے حد فروغ حاصل ہوا۔ تحریک جدید کے ماتحت ملایا۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ سپین اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سیلون۔ لبنان۔ شام۔ ٹرینیڈاڈ اور ٹانگانیکا میں مشن کھولے گئے۔ اس آخری مشن کے متعلق جناب صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ ویسٹ انڈیز میں ٹرینیڈاڈ کے شمال میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کی آبادی چھیالیس ہزار ہے۔ جو سب کی سب عیسائی ہے۔ اس جزیرہ میں کچھ عرصہ پہلے ایک امریکن احمدی سیاحت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں تبلیغ اسلام کی۔ ان کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کا نام بھی معلوم نہ تھا۔ انہوں نے درخواست کی۔ کہ اس علاقہ میں ایک مبلغ روانہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ہمارے انگریز مبلغ مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کو وہاں روانہ کیا گیا۔ آپ کی تبلیغ سے وہاں چالیس کے قریب احمدی ہو چکے ہیں۔

جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "اسلام اور تزکیہ نفس" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تقریر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

جناب شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ مذاہب عالم میں تزکیہ نفس کے متعلق جو نظریے قائم کئے ہیں۔ وہ افراط اور تفریط کی طرف جاتے ہیں۔ ایک نظریہ کے پیرو کہتے ہیں۔ کہ گناہ کا اصل منبع و مصدر شہوات نفسانیہ ہیں۔ اس لئے گناہ کا راستہ بند کرنے کے لئے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ نفس کو اس کی خواہشات سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے ایسے ایسے طریقے تجویز کئے ہیں۔ جن سے کھانا پینا سونا جاگنا کم از کم ہو جائیں۔ بعض اوقات تو وہ یہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ انسان کو ختم ہی کر دینا چاہیئے۔ یہ نظریہ افراط کا ہے۔ اس کے بالمقابل ایک نظریہ اور ہے۔ اس نظریہ کے پیرو کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو خواہشات اور شہوات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ اسے وہی کرنا چاہیئے۔ شہوات کے راستہ میں روک نہیں پیدا کرنی چاہیئے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر انسان اپنی شہوات کے مطابق کام کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسے پکڑے گا کیوں؟ صرف خدا تعالیٰ پر ایمان ضروری ہے۔ یہ نظریہ تفریط کا ہے۔

ان دونوں نظریوں کے بالمقابل اسلام نے تزکیہ نفس کے طبعی طریقے تجویز کئے ہیں۔ وہ افراط اور تفریط دونوں سے خالی ہیں۔ اسلام نے تزکیہ نفس کے طبعی طریقے تجویز کئے ہیں۔ وہ انسان کو مقام محمود پر پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مسلمان نہ صرف ظاہری صفائی اختیار کریں۔ بلکہ باطنی صفائی بھی پیدا کریں۔ جس کے لئے اس نے نماز کو مقرر کیا ہے۔ نماز سے پہلے وضو کے ذریعہ انسان کی ظاہری صفائی ہو جاتی ہے۔ اور نماز کے ذریعہ باطنی صفائی۔ اسلام نے عبادت کی غرض تخلق با خلاق اللہ رکھی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جانا۔ یہی ذریعہ ہے جس سے انسان کو تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے رنگ اپنے اندر لے لیتا ہے۔

مکرم شاہ صاحب کی مفصل تقریر انشاء اللہ المصلح کی آئندہ اشاعتوں میں درج کی جائیگی۔

آپ کے بعد جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور نے "تجارت کے متعلق اسلام کی تعلیم" کے موضوع پر

تقریر فرمائی۔

تقریر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

مکرم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں تبلایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسولؐ نے مسلمانوں کو تجارت کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن افسوس مسلمان اسے چھوڑ بیٹھے۔ آج یورپین اقوام تجارت اپنے ہاتھ میں لے کر ہر قسم کی دنیوی ترقیوں سے بہرہ ور ہو رہی ہیں۔ لیکن مسلمان جن کے قبضہ میں دنیا کے اکثر حصہ کی تجارت تھی۔ اسے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اس طرح ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے تجارت کے متعلق اسلامی احکام کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ قرآن کریم اور احادیث میں تجارت کے متعلق جو اصول بیان کئے گئے ہیں۔ ان پر روشنی ڈالی۔ آپ کی مفصل تقریر انشاء اللہ جلد شائع کی جائے گی۔

جناب مرزا ناصر احمدؐ صاحب کی تقریر کے بعد دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

کارروائی منعقدہ ۲۸ دسمبر

اجلاس اول

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم چودھری فتح محمدؐ صاحب سیال ایم۔ اے کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سب سے پہلے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر" تھا۔

تقریر مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت سے قبل پنجاب پر سکھ حکمران تھے۔ سکھوں کے عہد میں غارت گری اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا۔ ملک میں انتشار اور تباہی پھیلی ہوئی تھی۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے پنجاب کو فتح کر کے اسے اپنے علاقہ میں شامل کر لیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر بارہ چودہ سال کی تھی۔ انگریزوں کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ یہ سیاسی لوگ ہیں۔ انہیں محض ملک گیری سے کام ہے۔ مذہبی طور پر یہ روادار ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انہیں مذہب سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ انگریز لوگ مذہب کے بڑے دلدادہ ہیں۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ "ہیڈ آف دی چرچ آف انگلینڈ" بادشاہ یا ملکہ ہوتی ہے۔ جو انگلستان میں سب سے معزز اور قابل احترام ہستی سمجھی جاتی ہے۔ بادشاہ کا لقب "ڈیفنڈر آف دی فیتھ" بھی ہے۔ یعنی مذہب (عیسائیت) کا محافظ۔ عیسائیت کا مذہب تو انین انگلستان کا ایک جزو ہے۔ اس قانون کے خلاف تیس سال سے ایک سوسائٹی مصروف عمل ہے۔ لیکن ابھی تک وہاں کے لوگوں میں یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ اس قانون کو منسوخ کر سکیں۔ برطانیہ کے لوگ مذہب سے بے بہرہ نہیں۔ چنانچہ شاہ ایڈورڈ ہشتم کی دست برداری صرف اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اس نے ایک مطلقہ عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کی عیسائیت میں اجازت نہیں۔ خود ہندوستان کے متعلق ہاؤس آف کامنز کی پالیسی یہ تھی۔ کہ یہاں کے لوگوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنایا جائے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی جس کے ہاتھ میں سب سے پہلے ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور تھی۔ زیادہ تر تاجروں کی تھی۔ اسی زمانہ میں ہاؤس آف کامنز نے فیصلہ کیا۔ کہ ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے کی اجازت دینی چاہیئے۔ اور اس بارہ میں عیسائی مشنریوں کو حکومت کی طرف سے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ انگلستان کی ایک مشہور مذہبی سوسائٹی چرچ مشنری سوسائٹی کے ممبروں نے ۱۸۵۱ء میں یہ آواز اٹھائی کہ عیسائی حکومت کی ابتدا ہی جو اب پنجاب میں ہو رہی ہے۔ اگر وہاں حضرت مسیحؑ کی تعلیم کو پیش کیا جائے۔ تو عیسائیت کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ انہوں نے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ کہ پنجاب ایک ایسی جگہ واقع ہے۔ جو وسطی ایشیا اور تمام ہندوستان کے لئے بیس (Base) کا کام دے سکتا ہے۔ چنانچہ یہاں عیسائیت پھیلنے سے حکومت کو بے حد فائدہ ہوگا۔ اور اسے استحکام اور مضبوطی حاصل ہو جائیگی۔ چنانچہ عیسائی مبلغین بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوئی۔ تو ہاؤس آف کامنز کے ممبروں نے حکومت پر زور دیا۔ کہ ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کو مزید فروغ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بغاوت اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ عیسائیت کی تبلیغ اس علاقہ میں نہیں کی گئی۔

یہ صحیح ہے۔ کہ انگریزوں نے ہندوستانیوں کو مذہبی آزادی دی تھی۔ لیکن اس مذہبی آزادی کا مطلب یہ نہیں تھا۔ کہ یہاں کے لوگوں کو عیسائی بھی نہ بنایا جائے۔ انگریزوں کی بڑی زبردست خواہش تھی۔ کہ ہندوستانی کثرت سے عیسائیت قبول کر لیں۔ اسی زمانہ میں انگلستان کے وزیر اعظم اور وزیر ہند سر چارلس وڈ کے پاس ایک ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ جس نے مطالبہ کیا۔ کہ عیسائیت کی تبلیغ کو تیز کیا جائے۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ ہر وہ شخص جو عیسائی ہوتا ہے۔ وہ ہماری سلطنت کو مضبوط کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ کہا۔ کہ اصل مقصد پر ہم سب متفق ہیں۔ وہ یہ کہ عیسائیت کو ہندوستان میں فروغ دیا جائے۔ یہ ہمارا فرض ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہمارا فائدہ بھی ہے۔ کہ ہم عیسائیت کو پھیلائیں۔ اور اس کی تبلیغ کریں۔ ہندوستان میں جو وائسرائے گورنر اور کمشنر ہوتے تھے۔ ان کی پوری کوشش ہوتی تھی۔ کہ یہاں عیسائیت کو پھیلایا جائے۔ چنانچہ ۱۸۸۲ء میں پنجاب کے گورنر سر چارلس ایچی سن نے بٹالہ میں ایک گرجا کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھی۔ اس موقعہ پر انہیں جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ میرے پاس فلاں رئیس آیا تھا۔ اور میں اسے ڈیڑھ گھنٹہ تک تبلیغ کرتا رہا۔

۱۸۸۶ء میں ایک اور گورنر میکلوڈ نامی نے ایک موقعہ پر کہا۔ "اگر ہم اپنی سلطنت کی بقا اور تقویت چاہتے ہیں۔ تو یہ لازمی ہے۔ کہ ہم سارے ملک کو عیسائی بنا دیں۔ اس کے بعد متعدد گورنر اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنر اس طرح کی تقاریر کرتے رہے۔ اور عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کرتے رہے۔

۱۸۸۶ء میں ایک میٹنگ شملہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ہندوستان کے وائسرائے بھی شریک ہوئے۔ اس میٹنگ میں کہا گیا۔ کہ ہمارے مبلغین کو بد دل نہیں ہونا چاہیئے۔ عیسائیت کی ترقی آبادی کی نسبت چار پانچ گنا بڑھ رہی ہے۔

ایک گورنر نے سرکاری خرچ پر پندرہ گرجے بنوائے تھے۔ پنجاب کے گورنر خصوصیت سے عیسائیت کے باقاعدہ مبلغ تھے۔ اور وہ بڑے دھڑلے سے عیسائیت کی تبلیغ کرتے تھے۔

اس پس منظر میں جب حکومت کی مشینری ہندوستان کے لوگوں کو عیسائی بنانے میں کام کر رہی تھی۔ اور ہر چھوٹا بڑا انگریز عیسائیت کی ترقی میں دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کام کو دیکھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کیا۔ تو حیرت ہوتی ہے۔ آپ نے ان کے عقائد کو دلائل اور براہین کے زور سے پوچ اور لچر ثابت کیا۔ عیسائیت پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ عیسائی مشنریوں سے مباحثات کئے۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام کی حقانیت کے متعلق ہزاروں اشتہارات چھپوا کر بھیجے۔ انگلستان کی ملکہ کو تبلیغ کی۔ اس کام میں آپؑ نے کسی مخالفت اور کسی روک کی پرواہ نہ کی۔ اور برابر عیسائیت کا مقابلہ کرتے چلے گئے۔ عیسائی اخبارات مثلاً سول اینڈ ملٹری گزٹ نے آپ کی شدید مخالفت کی۔ عیسائی پادریوں نے آپ پر کئی مقدمے چلائے۔ لیکن نہ آپ اس بات کو خاطر میں لائے۔ کہ حکومت خود عیسائیت کی پشت پناہ بنی ہوئی ہے۔ اور نہ اس بات کی پرواہ کی۔ کہ ہر چھوٹا بڑا عیسائی آپ کی مخالفت کے لئے تلا ہوا ہے۔ بلکہ اسلام کی حقانیت کو کھلے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کے مقابلے میں عیسائیت کی کمزوریاں واشگاف کر دیں۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج تالیف و تصنیف نے "شان محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی جلال الدین صاحب شمس

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور آپؐ کے محامد عالیہ اور صفات کاملہ کا احاطہ کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ آپ کی شان اتنی ارفع و اعلیٰ اور آپ کا مقام اتنا بلند و بالا ہے کہ جہاں نہ انسانی تخیل کو گذر ہے۔ نہ قیاس کو رسائی۔ حقیقی تعریف کسی انسان کی وہی ہو سکتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ خالق فطرت نے کی ہو۔ وہ جب کسی انسان کی تعریف کرتا اور اسکی شان کا اظہار کرتا ہے۔ تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہوتی ہے۔ کہ وہ صفت یا وہ شان اس انسان میں یقینی طور پر پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے متعلق فرماتا ہے۔ ثم دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خدا تعالیٰ کی راہ میں سالک ہوئے۔ اور سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے اپنے محبوب ازلی کے پاس جا پہنچے۔ اور آپ کو ایسا قرب تام حاصل ہوا۔ کہ آپؐ میں اور خدا تعالیٰ کے درمیان بیگانگی اور دوئی باقی نہ رہی۔ پھر آپ خدا تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر بن کر اور خدا تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر نیچے اترے۔ یعنی ہمدردیٔ خلائق کے لئے متوجہ ہوئے۔ پس اس جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجہ قرب تام کو پہنچے۔ اور آپ میں اور محبوب ازلی میں کوئی حجاب نہ رہا۔ پھر آپ نے نیچے کی طرف نزول کیا۔ اور آپؐ میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ پس چونکہ آپ اپنے صعود و نزول میں اتم و اکمل ہوئے۔ اور کمالیت انتہائیہ کو پہنچ گئے۔ اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں اتم اور اکمل طور پر آپؐ کا مقام ہوا۔ اور اس طور سے خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ کے طور پر ہو گئے۔

آپؐ کی علمی شان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما اس کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

مقام حدیث

از مکرم محمود احمد صاحب مختار متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

۲

اب رہا وہ گروہ جو حدیث کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے حتیٰ کہ قرآن سے بڑھ کر اس کے مرتبہ کا قائل ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کا ہر حکم قطعی اور ہر آیت ہر زمانہ کے لئے اپنی جگہ پر قائم و دائم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام مبارک کے حامل تھے حضورؐ نے اس کے احکام کی تفسیر اپنے اقوال میں ظاہر کی اور گفتنی کو کردنی کے پیرایہ میں پیش فرمایا ہے۔ حضورؐ انور نے تو جو افعال کئے وہ صحابہؓ کو بھی سکھلائے۔ اور پھر صحابہ نے وہ افعال آپ کے سامنے کئے۔ انہیں دیکھ کر ان کی نسلیں بھی وہی افعال کرتی رہیں اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ بطریق ان کے مطابق عمل کرتا آیا۔ گویا سنت کو ضبط اور عمل دونوں کی تائید حاصل ہو گئی۔ لیکن حضورؐ کے اقوال آپؐ کے زمانہ میں مرتب نہیں کئے گئے بلکہ اکثر اور باقاعدہ صورت میں ان کی تدوین زمانۂ مابعد میں ہوئی اس لئے ان کی صحت کا وہ مقام نہیں۔ جو قرآن کا ہے اور جو سنت کا ہے۔ لہٰذا ان میں سے وہی قابل عمل ہوں گے۔ جو قرآن مجید اور سنت کے اور ایسی احادیث کے خلاف نہیں ہوں گے۔ بلکہ قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔ کیونکہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ صرف سنت کا وجود تھا۔ اور احادیث کا وجود نہ تھا۔ چنانچہ اس زمانہ کے مامور ربانی حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہمیں سنایا گیا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۵ - ۵۶ تقطیع خورد)

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کاروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کرکے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو نازل کرکے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا۔ کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کاروائی سے معضلات اور مشکل مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقعہ پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل ہے اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"قرآن اور سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے۔ جبکہ ابھی حدیث کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے۔ البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے۔ جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے۔ اور سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا۔ سنت ان باتوں کا نام نہیں جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے۔ اور سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو ہمیشہ مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتداء سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے۔ مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق ہے اور مؤید قرآن و سنت ہے۔ اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۶ تقطیع خورد)

"تفسیر حسینی میں زیر آیت وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ لکھا ہے کہ کتاب تیسیر میں شیخ محمد ابن اسلم طوسی سے نقل کیا ہے کہ ایک حدیث مجھے پہنچی ہے کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جو کچھ مجھ سے روایت کرو پہلے کتاب اللہ پر عرض کر لو اگر وہ حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو وہ حدیث میری ہوگی ورنہ نہیں۔"

پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خبر واحد پر قیاس کو مقدم رکھا ہے۔ چہ جائیکہ آیت اللہ اس پر مقدم ہو۔ اور حنفیہ کے نزدیک احادیث اگر قرآن کے مخالف ہوں تو سب متروک ہیں (بحوالہ "الحق" صفحہ ۱۰۰ و صفحہ ۱۰۵)

قرآن مجید خود اپنے متعلق بیان فرماتا ہے کہ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى۔ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ لَا رَیْبَ فِیْهِ۔ پھر کون ایسا مومن ہے جو قرآن مجید کو حدیثوں کے لئے حکم مقرر نہ کرے۔ اور جب خود فرماتا ہے کہ یہ کلام حکم ہے اور قول فصل ہے اور حق اور باطل کی شناخت کے لئے فرقان ہے اور میزان ہے تو کیا یہ ایمانداری ہوگی کہ ہم خدا تعالیٰ کے زمرہ اور ارشاد پر ایمان نہ لائیں۔ لیکن اگر ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارا ضروری مسلک ہونا چاہیئے کہ ہم ہر ایک حدیث کو اور ہر ایک قول کو قرآن پر عرض کریں۔ تا ہمیں معلوم ہو کہ وہ واقعی اسی مشکوٰۃ وحی سے نور حاصل کرنے والے ہیں۔ جس سے قرآن نکلا ہے یا اس کے مخالف ہیں۔

یہاں ہی ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ہر وہ حدیث جس کا مضمون قرآن کے مطابق ہے قبول ہوگی باوجودیکہ وہ موضوع ہو۔ یعنی کیا موضوع حدیث بھی جو قرآن کریم کے موافق ہو اس مسلک کے ماتحت قبول کر لی جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وضع کے لئے ہم اصول روایت کا مطالعہ کریں گے۔ اگر اس کا وضعی ہونا ثابت ہو جائے تو پھر بلا تردید غیرے اسے رد کر دیا جائے گا۔ پس اس خدشہ کا کوئی مقام ہی نہیں۔

مقام حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ شاندار تعلیم پیش فرمائی ہے جو افراط اور تفریط سے بہت دور اور عین حدّ اوسط پر واقع ہے۔ اور یہ مسلک آپؑ کا کوئی نیا نہیں۔ بلکہ جیسا کہ چند ایک حوالے میں نے درج کئے ہیں بالغ نظر اور اہل بینش اور دیدہ بینا رکھنے والوں کا بھی یہی خیال رہا ہے کہ حدیث، قرآن پر قاضی نہیں۔ بلکہ قرآن مجید حدیث پر قاضی ہے۔ چنانچہ حضرت امام بخاریؒ کا بھی یہی خیال ہے۔ اور انہوں نے بھی اپنی صحیح بخاری میں اسی اصل کو مدنظر رکھ کر حدیث کو قرآن مجید کے تابع رکھا ہے۔ اور جہاں بھی آپ کو محسوس ہوا کہ کسی حدیث کا مفہوم سمجھنے میں لوگوں کو غلطی لگنے کا احتمال ہے۔ وہاں غلطی سے بچانے کے لئے عنوانِ باب میں قرآن مجید کی آیت درج کرکے لوگوں کو متنبہ کر دیا۔ مثلاً کتاب الایمان میں ایک باب کا عنوان ایک آیت سے قائم کیا گیا ہے اور اس کے ذیل میں جو حدیث لائے ہیں اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ کافروں سے جنگ کرنے کا حکم علی الاطلاق ہے۔ مگر امام موصوف نے آیت سے اس حدیث کے مفہوم کو مقید کر دیا ہے۔ اسی طرح اور بیسیوں مقامات پر آپ نے اس زریں اصل کو مدنظر رکھ کر پیدا ہونے والے خدشات اور شبہات کو دور فرمانے کی کوشش کی ہے۔

پھر ہمیں صحابہؓ کی زندگیوں میں بھی اس بات کی شہادت ملتی ہے۔ کہ انہوں نے قول اور فعل کے تضاد کے وقت فعل کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ امثلہ ذیل سے یہ امر واضح ہو جائے گا۔

"عن الشعبی عن مغیرۃ قال قالت فاطمۃ بنت قیس طلقنی زوجی ثلاثا علی عھد النبی صلعم قال رسول اللہ صلعم لا سکنیٰ لک ولا نفقۃ قال مغیرۃ فذکرتہ لابراھیم فقال قال عمر لا ندع کتاب اللہ وسنۃ نبینا لقول امرأۃ لا ندری احفظت ام نسیت فکان یجعل لھا السکنیٰ والنفقۃ"۔ (ترمذی)

یعنی فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھے عہد نبوی میں طلاق بتہ دی

باقی صفحہ ۶ پر

۱؎ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی وہ پاک نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے اور عمل سے دکھلایا مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہیئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہیئے۔ اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سنت اسی کا نام ہے تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپؐ کے بعد آپؐ کے اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کم تر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دے گی۔ منہ

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۶۸ : منکہ غلام زینب زوجہ سید محمد یعقوب شاہ صاحب عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گگو ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہجرت ۳۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر دو ہزار روپیہ /۲۰۰۰ جو بصورت زیور وصول کر چکی ہوں زیور طلائی پندرہ تولے قیمتی پندرہ سو روپیہ /۱۵۰۰ زمین سفیدہ ربوہ میں دس مرلے قیمتی ۳۰۰ سو روپیہ کل /۱۹۰۰ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ: غلام زینب بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد: محمد یعقوب شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۷ : رابعہ بی بی بنت محمد شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۱۱۶ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہجرت ۳۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد نقد ۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: رابعہ بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: سید فضل شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۱۱۶۔ گواہ شد: سید خادم حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۶

وصیت نمبر ۱۳۶۸ : منکہ عاشق محمد خان ولد محمد شریف صاحب قوم ککے زئی پیشہ زراعت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۵۶ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تاحال میرے نام منتقل نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ کاشتکاری پر ہے کاشتکاری یا کسی ذریعہ سے بھی آمدنی ہوگی جو اندازاً /۲۰۰ سالانہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عاشق محمد خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ گواہ شد: عبد الرحیم صراف جڑانوالہ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۹ : منکہ مسیح اللہ ولد عبد اللہ صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ نقشہ نویس عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ۲۶ لیڈ کاکس پورہ گلی نمبر ۱۲ ملتان ۳۸ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موقت جائیداد کوئی نہیں ماہوار نقد بذریعہ ملازمت نقشہ نویسی /۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: مسیح اللہ بحروف انگریزی۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد افضل ملتان۔ گواہ شد: عبد الکریم سیکرٹری وصایا لائل پور

وصیت نمبر ۱۳۷۰ : منکہ محمد حسین ولد کرم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۶ گ ب سنتوکھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بیل ایک راس بھینس جن کی قیمت /۵۵۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ الاٹ شدہ زمین کی آمد تقریباً ۲۰۰ سالانہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد حسین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد دین سیکرٹری چک ۶ گ ب۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۷۲ : منکہ عبد الرحمن ولد مولا بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۰۸ء چک ۶ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے دو راس بیل اور ایک راس بھینس جن کی قیمت /۸۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ دو ایکڑ زمین ہے میری کاشت کی آمدنی تقریباً دو صد روپے سالانہ ہے میں اپنی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا نیز مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: عبد الرحمن موصی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد لقمان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۶ گ ب۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۷۳ : منکہ محمد الدین ولد غلام محمد صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی چک ۶ گ ب سنتوکھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک راس بھینس جس کی قیمت /۴۰۰ روپے ہے۔ اس علاوہ ہم تین بھائیوں کے نام سوا چار ایکڑ اراضی الاٹ ہے میرا تیسرا حصہ ہے آمد کل سالانہ /۱۰۰ ہے کل ترتیب ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: محمد الدین موصی۔ گواہ شد: محمد لقمان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۶ گ ب۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۷۴ : منکہ محمد سلیم حسن الجابی ولد حسن الجابی قوم عربی پیشہ طالب العلم عمر ۱۷ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن زیدانی ڈاکخانہ زیدانی سین جار ضلع زیدانی صوبہ دمشق سوریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد محترم ابھی بفضل خدا زندہ ہیں میری گزارہ اس وقت میرے ماہوار الاؤنس پر ہے جو ساٹھ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: محمد سلیم حسن الجابی۔ گواہ شد: مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر۔ گواہ شد: نور الحق انور نائب وکیل التبشیر ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۳۷۵ : منکہ خان بی بی بیوہ چوہدری جھنڈے خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۱۰ ر ب کھیم گڑھ ڈاکخانہ اصغر آباد ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد ۱۸۰ روپے نقد ہے جو میرے لڑکے محمد علی ناظر علی کے پاس ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: خان بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ناظر علی پسر موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۷۶ : منکہ ظفر احمد حسنی ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۱ ج ب ڈھکو والی ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اپنی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میں طالب علم ہوں میں اپنے دس روپے ماہوار وظیفہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ظفر احمد حسنی بحروف انگریزی۔ گواہ شد: محمد بادی گارڈ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ۔ گواہ شد: محمد عالم باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

وصیت نمبر ۱۳۷۷ : منکہ سردار محمد ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمتی /۲۰۰ اراضی مستقل الاٹمنٹ ۵ ایکڑ الاٹ ہے اس کی آمد سالانہ ۲۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ ہوگی۔ العبد: سردار محمد بقلم خود۔ گواہ شد: رحمت احمد چک ۶۹۔ گواہ شد: اللہ بخش سیکرٹری مال چک ۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۸ : منکہ لال دین ولد میاں پیر اندتہ صاحب قوم دھوبی پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گھسیٹ پورہ چک ۶۹ ر ب ڈاکخانہ خاص براستہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بھینس ایک راس بیل قیمتی /۴۰۰ روپے ہے۔ مرلہ سات زمین محلہ الف ربوہ میں ہے۔ نیز میری آمدنی بذریعہ کاشت /۴۰۰ روپیہ سالانہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: لال دین موصی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد الدین چک ۶۹۔ گواہ شد: اللہ بخش سیکرٹری مال چک ۶۹۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۷۹ : منکہ زینب بی بی زوجہ لال دین صاحب قوم دھوبی عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: لال دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ

وصیت نمبر ۱۳۸۰ : منکہ مختار بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہو میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: مختار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: غلام محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: اللہ بخش سیکرٹری چک ۶۹۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۸۱ : منکہ حسین بی بی زوجہ مراد خان صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۹ ر ب اوڈم ڈاکخانہ چک ۱۰۶ ر ب چوہدریوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر /۵۰۰ روپیہ جو وصول کر چکی ہوں زیور طلائی ۹ ماشہ قیمتی /۶۹ کل /۵۶۹ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: حسین بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: مراد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۸۲ : منکہ رحمت علی ولد چوہدری نقیر محمد صاحب قوم گوجر چوہان پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء چک ۶۷ ر ب ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مستقل الاٹمنٹ میں ۸ ایکڑ زمین مجھے ملی ہے جس کی آمد سالانہ /۴۰۰ روپیہ ہے۔ مویشی وغیرہ /۴۰۰ روپے اس کے علاوہ /۹ روپے ماہوار پنشن ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد: رحمت علی خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد: فضل احمد چک ۶۷۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۳ : منکہ فضل احمد ولد چوہدری سلطان علی صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء چک ۶۷ ر ب ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے مستقل اراضی الاٹمنٹ میں ۲۰½ ایکڑ اراضی نہری ملی ہے۔ اس کی آمد تقریباً سالانہ ایک ہزار روپیہ ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد: فضل احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: رحمت علی بقلم خود چک ۶۷۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۸۴ : منکہ بلقیس بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد انور صاحب قوم مغل برلاس عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر /۱۰۰۰ ایک ہزار روپیہ جس میں ساڑھے پانچ تولے زیور طلائی قیمتی /۵۰۰ روپے باقی /۵۰۰ پانچ سو بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ: بلقیس بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: عبد الرحیم صراف بقلم خود جڑانوالہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۸۵ : منکہ بدر الدین ولد چوہدری صدر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک ۱۰۹ ر ب اوڈم ڈاکخانہ چک ۱۰۶ ر ب چوہدریوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عارضی مستقل الاٹمنٹ میں ۶ ایکڑ زمین نہری ملی ہے۔ اس کی آمد تقریباً /۷۰۰ روپے سالانہ ہوتی ہے۔ مال مویشی /۵۰۰ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: بدر دین موصی بقلم خود۔ گواہ شد: رحیم خان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۶ : منکہ غلام غوث ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک ۱۰۹ ر ب اوڈم ڈاکخانہ چک ۱۰۶ ر ب چوہدریوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد عارضی مستقل الاٹمنٹ میں ۶ ایکڑ نہری زمین ملی ہے جو کہ کاشت پر دیتا ہوں اس کی سالانہ نصف آمد /۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: غلام غوث موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: بدر دین بقلم خود چک ۱۰۹۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

کل (ولاکی جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۴)

فرمایا :- خلق لکم مافی الارض جمیعا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے جو اس وقت دنیا کی نظروں سے بالکل مخفی تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے خواہ مفردات سے ہو یا مرکبات سے جو بیکار اور بے فائدہ محض ہو۔ بلکہ ہر چیز انسان کے فائدے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس آیت نے سائنس کی ترقی کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا راستہ کھول دیا ہے کیونکہ سائنس کا دارومدار تحقیق پر ہے اور تحقیق اسی وقت کی جاتی ہے جب کہ اسے فائدہ مند خیال کیا جائے۔

یہ اعلان اس زمانہ میں کیا گیا جبکہ دنیا کی بیشتر چیزوں کو ردی اور بیکار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ہمارے زمانہ میں سائنس کی ترقی نے اس علم کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا صداقت ایسے واضح رنگ میں ظاہر کر دی ہے جیسے کوئی چیز کسی کے ہاتھ میں دے دی جائے۔

لاکھوں اشیاء کے فوائد معلوم کئے جا چکے ہیں۔ اور آئندہ کے فوائد معلوم ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ چیزیں جو نہیں انسانی زندگی یا اس کے جسم کے لئے مضر خیال کیا جاتا تھا۔ آج ان کے بھی مفید پہلو معلوم کر لئے گئے ہیں۔

اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بے شک تم زمین کی ہر چیز کے فوائد معلوم کر لوگے لیکن یاد رکھو کہ تم ان چیزوں سے حقیقی فائدہ اسی وقت حاصل کر سکتے ہو جب تم جمیعا یعنی متفق ہو کر رہو۔ اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ تمام انسانوں اور تمام قوموں کی مشترکہ وراثت سمجھو۔ ورنہ وہی چیزیں جو انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ آپس میں بغض و حسد کی آتش کے نتیجہ میں انسانوں کی تباہی کا موجب ہو سکتی ہیں مثلاً ایٹمی قوت کو لے لو۔ اگر بغض و عناد نہ ہو اور قومیں جمیعا یعنی اتفاق اور صلح سے رہیں تو یہی قوت اور طاقت مفید کارخانوں اور جہازوں وغیرہ کے چلانے میں استعمال کی جا سکتی ہے سود بہایت مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی شان کو یہ حدیث بھی ظاہر کرتی ہے جس میں حضور نے فرمایا ہے۔ مامن داء الا لہ دواء الا الموت یعنی ہر بیماری کی دوا ہے سوائے موت کے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ کسی بیماری کو لاعلاج مت سمجھو۔ اور تحقیقات میں لگے رہو۔ اس علم سے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا میڈیکل سائنس کی ترقی کے لئے ریسرچ کا ایک نیا دروازہ کھول دیا گیا آپ نے یہ اس وقت فرمایا جبکہ کئی امراض کو مہلک اور لاعلاج سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب ان بیماریوں کے علاج نکل آئے ہیں۔

ایک طرف تو فرمایا کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے اس کے لئے تحقیقات کرو بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ لیکن دوسری طرف فرمایا۔ کہ اگر تم موت کا علاج تلاش کرنا چاہو۔ تو تم اپنا وقت ضائع کروگے۔ موت کا کوئی علاج نہیں۔ اخبارات میں جو یہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔ کہ مردہ زندہ ہو گیا۔ اس سے مراد ایسے شخص ہوتے ہیں جو درحقیقت مرے نہیں ہوتے۔ اور بعض وقت ڈاکٹر بھی ایک ایسے شخص کو جو درحقیقت ابھی مرے نہیں ہوتے۔ بعض علامات دیکھ کر مردہ ہونے کا حکم لگا دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ مردہ نہیں ہوتے۔ پس ہر ایک تحقیق کے وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ تو اسی وقت اس قول کا اعتراف بھی کرنا پڑتا ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما

اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم المثال اخلاقی شان کے متعلق متعدد واقعات کا حوالہ دے کر ثابت کیا۔ کہ حضور اس آیت کے کلی طور پر مصداق تھے۔ انک لعلی خلق عظیم

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تقریر کے بعد مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "مذہبی آزادی کے متعلق اسلام کا نظریہ" تھا

تقریر ملک عبد الرحمن صاحب خادم

مکرم ملک صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

کہ دنیا میں سب سے اہم چیز جو خدا تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔ وہ مذہب ہے۔ انسان ہر چیز کو برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اسے اس کے مذہب کی تعلیمات کی بجا آوری سے منع کیا جائے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کئی لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو دوسروں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دینے کے قائل نہیں۔ یہ سوال کوئی نیا نہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی سوال دنیا کے سامنے پیش آتا رہا۔ جب کبھی دنیا میں نبی آئے یہ سوال بڑی شدت سے اٹھا۔ انبیاء کے مخالفین نے بڑی سختی سے کہا کہ ہم انہیں کبھی بھی تبلیغ کرنے نہیں دیں گے۔ انہیں ان کے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی نہیں دیں گے۔ انہوں نے ان پر شدید مظالم بھی توڑے۔ لیکن دنیا نے ہمیشہ یہی نظارہ دیکھا کہ وہ لوگ جو انبیاء کی تبلیغ کو روکنا چاہتے تھے وہ ناکام رہے۔ مکرم ملک صاحب نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی رو سے واضح کیا۔ کہ جو نبی بھی آیا۔ اس کے مخالفین نے اسے تبلیغ کرنے سے روکا۔ وہ مقابلہ کے سامنے روک بن کر کھڑے ہو گئے۔ لیکن آخرکار خدا تعالیٰ نے انبیاء اور ان کے متبعین کو فتح دی اور ان کے مخالفین کو ناکام کیا۔

آپ نے بتایا۔ کہ آزادی مذہب کی علمبردار سوائے اسلام کے اور کسی نے نہیں کی۔ آریہ مذہب اعلانیہ کہتا ہے۔ کہ جو کوئی وید کا منکر ہو۔ اسے ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے۔ اسی طرح ان کے شاستروں میں لکھا ہے جو شخص دھرم پر قائم نہیں رہتا۔ اسے راجہ بغیر سزا دیئے ہرگز نہ چھوڑے یہی حال عیسائیت کا ہے۔ جب عیسائیت برسراقتدار آئی۔ تو اس نے ان لوگوں پر جنہوں نے عیسائی مذہب قبول نہیں کیا تھا۔ سخت مظالم توڑنا شروع کئے لیکن اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ کسی پر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ معنی ہیں۔ کہ دین میں جبر ہے ہی نہیں۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ لو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ۔ کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت دے دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اگر جبر کیا جاتا۔ تو دین کا سارا کارخانہ باطل ہو جاتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذہبی رواداری کی مثال دیتے ہوئے جناب ملک صاحب نے کہا۔ کہ نجران کے عیسائیوں کا وفد آتا ہے۔ اور آپ سے مذہبی بحث کرتا ہے۔ آپ اگر چاہتے تو جبر کے ذریعہ ان سب کو مسلمان کر لیتے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ان کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس کے بعد جب اتوار کا دن آیا۔ تو آپ نے انہیں مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مذہبی آزادی کی یہ کتنی روشن مثال ہے؟

جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی تقریر کے بعد جلسہ کے تیسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیر روحانی کے موضوع پر ایک نہایت ہی پُر معارف اور وجد انگیز تقریر فرمائی۔ رات کے ساڑھے چھ بجے نہایت رقت آمیز اور پُر درد لمبی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(مرتبہ شیخ محمد احمد پانی پتی)

مقام حدیث

حضور نے فرمایا۔ کہ اب تیرے لئے خاوند کے ذمہ نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ ہے۔ جب یہ حدیث حضرت عمرؓ کے سامنے بیان ہوئی۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ کہ ہم خدا اور اس کے رسول کی سنت کو ایک عورت کے قول پر اور وہ بھی کیا پتہ اسے یاد ہے یا بھول گئی۔ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور حضرت عمرؓ مبتوتہ کو سکنیٰ اور نفقہ دلاتے رہے۔

حضرت عمرؓ کا منشاء یہی تھا۔ کہ قرآن مجید اور آنحضرت کے فعل سے تو یہی ثابت ہے۔ کہ آپ ایسی عورت کو نفقہ اور سکنیٰ دلاتے تھے۔ اور یہ عورت حضور کی ایک حدیث بیان کر رہی ہے جو فعل رسول کے خلاف ہے۔ اس لئے یہ قابل قبول نہیں۔ پس حضرت عمرؓ نے حدیث کے مقابلہ پر سنت کو ترجیح دی۔ تو جب سنت کو حدیث پر ترجیح ہے۔ تو قرآن کو بدرجہ اولیٰ حدیث پر ترجیح حاصل ہوئی۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کیا کرو حالانکہ میں ایک دن اپنے گھر کے اوپر گیا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کئے قضائے حاجت کے لئے بیٹھے دیکھا۔

(بخاری کتاب الوضوء)

ابن عمرؓ کا مطلب یہی تھا کہ لوگ علی الاطلاق استقبال و استدبار کعبہ سے منع کرتے ہیں یہ درست نہیں۔ کیونکہ سنت نبوی سے ایک خاص حالت میں اس کی اجازت ثابت ہے

:- بقیہ صفحہ (۵)

پس یہاں بھی قول کے مقابلہ میں فعل کو ترجیح حاصل ہوئی پس ان مذکورہ بالا حقائق و واقعات سے صاف واضح ہے کہ حدیث کا مقام کیا ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کیا درجہ دیا ہے۔

مختصر یہ کہ ہمارے نزدیک قرآن مجید شریعت اسلامیہ کی اصل بنیاد ہے۔ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا کے مطابق احادیث کا وجود تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اور ان کی افادی حیثیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور نہیں ترد کر بدنظر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ کون سی حدیث محک قرآن پر صحیح اترتی ہے اور کونسی غلط۔ پھر جو صحیح ہوگی۔ اسے بطیب خاطر قبول کر لیا جائیگا۔ اور جو غلط ہوگی اسے رد کر دیا جائے گا۔

(بشکریہ خالد)

ترکی ایران اور عراق سے پاکستان فوجی معاہدہ نہیں کرے گا۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان کا اعلان

پیرس ۴ جنوری۔ یہاں شام کے اخبار ڈیمونڈے میں پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ترکی۔ ایران۔ عراق اور پاکستان کے درمیان فوجی معاہدہ ہونے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ پاکستان کا نہ پہلے کبھی ارادہ تھا اور نہ اب ہے ترکی ایران اور عراق سے فوجی معاہدہ کرے اور مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم کے قیام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ فی الحال اس دفاعی تنظیم کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آپ نے جن ملکوں کا نام لیا ہے ان کے ساتھ پاکستان کا کوئی فوجی معاہدہ موجود نہیں ہے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے ان ملکوں سے فوجی معاہدہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اس کا بھی کوئی سوال نہیں کہ پاکستان اپنے علاقہ میں امریکہ کو فوجی اڈے قائم کرنے کی اجازت دے گا۔ اب تک واشنگٹن میں پاکستانی فوجیوں کی معمولی ضروریات کے لئے امریکی ہتھیاروں کی بہم رسانی کے لئے بات چیت ہوتی ہے۔ اور اب تک ہم نے امریکہ کی یہ فوجی امداد بھی منظور نہیں کی ہے۔

حکومت پنجاب نے بھی ڈان اور ایوننگ اسٹار پر سے پابندیاں ہٹالیں

لاہور ۴ جنوری۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے کراچی کے دو روزنامہ اخبارات ڈان اور ایوننگ اسٹار پر عائد کردہ تمام پابندیاں ہٹالی گئیں۔ کچھ عرصہ ہوا صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کے فیصلے کے بعد یہ پابندیاں عائد کی تھیں۔

بھارت جیٹ ہوائی جہاز تیار کریگا

بنگلور ۴ جنوری:۔ آج جب بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو ہندوستان ایئرکرافٹ فیکٹری گئے۔ تو وہاں کے جنرل منیجر نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم اسکا ریڈیز ہوے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کہ جیٹ ہوائی جہاز۔ دیگر نے ہوائی جہاز تیار کئے جائیں۔ اور اب ہم نے ہوائی جہازوں کے انجن تیار کر شروع کر دیئے ہیں۔ اور چاہے کوئی بھی مشکل ہو ہم اس پر ضرور قابو پالیں گے۔

۹ جنوری کو ڈھاکہ میں مرکزی کابینہ کا جلسہ ہوگا

ڈھاکہ ۴ جنوری:۔ معلوم ہوا ہے کہ ۸ جنوری کی بجائے ۹ جنوری کو ڈھاکہ میں مرکزی کابینہ کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے کہ اس جلسہ میں سردار بہادر خان وزیر مواصلات۔ چوہدری محمد علی وزیر خزانہ اور سردار امیر اعظم خان وزیر مملکت برائے دفاع کے سوا کابینہ کے سب وزیر شریک ہوں گے۔

ہم سرحد پار سے خطرناک اعلانات سن رہے ہیں

بنگلور کی طیارہ ساز فیکٹری کے مزدوروں میں پنڈت نہرو کی تقریر

بنگلور ۴ جنوری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہندوستان ایئرکرافٹ فیکٹری کے مزدوروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہم سرحد پار سے بڑے سنگین اور خطرناک اعلانات سن رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمارے لئے اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ ہم پوری طرح بیدار اور متحد ہو جائیں۔ اور اپنے ملک اور اپنی ذات اور اپنی صنعتوں کی حفاظت کرنے اور اپنا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے کام کریں۔ پنڈت نہرو نے یہ الفاظ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کا ذکر کرتے ہوئے کہے۔

ایشیائی وزرائے اعظم کی کانفرنس

جنرل نجیب کو بھی شرکت کی دعوت دیجائیگی

کولمبو ۴ جنوری۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلے والا انڈونیشیا کی اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ مصر کے جنرل محمد نجیب کو بھی ایشیا کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ انڈونیشیا میں لنکا کے سفیر نے کہا ہے کہ جکارتہ میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کانفرنس کا دائرہ وسیع کر دیا جائے۔ تاکہ اس میں مسلم دنیا کی کافی نمائندگی ہو سکے۔ خیال ہے کہ کانفرنس مئی کے آخر میں ہوگی۔

گوڈون آسٹن کی چوٹی سر کرنے کیلئے

جرمن مہم پاکستان آئے گی

میونخ ۴ جنوری۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی کی وزارت امور خارجہ نے نانگا پربت کے فاتح کارل ہرلگ کوفر کو قراقرم میں گوڈون آسٹن کی چوٹی سر کرنے کے لئے ایک مہم پاکستان لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ بون میں پاکستانی سفارت خانے نے یقین دلایا ہے کہ حکومت پاکستان مہم کے ممبروں کو ویزا دے گی۔ گوڈون آسٹن ماؤنٹ ایورسٹ کے بعد دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ اس کی بلندی ۸۶۱۱ میٹر ہے۔

مشرقی پنجاب میں بھٹنڈہ کے قریب ریل گاڑی کا خوفناک حادثہ

۱۵ اشخاص ہلاک اور ۴۰ مجروح ہو گئے

بھٹنڈہ ۴ جنوری۔ آج صبح یہاں سے کچھ دور اور دہلی سے ۲۰۰ میل جانب شمال مغرب ایک مسافر گاڑی پٹری سے الٹ کر نہر میں جا پڑی۔ جس کے صرف آخری دو ڈبے تباہی سے بچ سکے۔ اب تک تباہ شدہ ڈبوں سے ۱۵ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ ریلوے کارکنوں نے بتایا ہے کہ ۴۰ مجروحین دوپہر تک ہسپتال پہنچائے جا چکے ہیں۔ حادثہ کا سروے کرنے والے ایک سرکاری افسر نے بتایا ہے کہ ریل گاڑی الٹ جانے سے بہت سے مسافر تباہ شدہ ڈبوں میں پھنس کر رہ گئے۔ دہلی کے ریلوے ہیڈ کوارٹر نے اس حادثہ کو بہت سنگین بتایا ہے۔ ابتدائی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گاڑی کے کل ۶ ڈبے تھے جن میں سے ۴ اس حادثے کی وجہ سے تباہ ہوگئے ہیں شمالی ریلوے کے منیجر حادثے کی اطلاع پاکر بذریعہ طیارہ جائے حادثہ کو روانہ ہوگئے۔ حادثہ کا شکار ہونے والی گاڑی بھٹنڈہ سے انبالہ جا رہی تھی کہ بھسنڈی کے قریب نہر کا پل ٹوٹ جانے سے نہر میں گر پڑی۔ انجن کے علاوہ چار ڈبے نہر میں گر پڑے۔ اور باقی ڈبے ایک دوسرے میں گھس گئے۔ شمالی ریلوے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس حادثہ میں بھاری جانی نقصان کا خطرہ ہے سال نو کے آغاز سے اب تک بھارت میں ریلوے کے ۶ حادثات پیش آچکے ہیں۔ جن میں یہ حادثہ سب سے زیادہ شدید ہے۔ آج ریل کے دو اور حادثات بھی پیش آئے۔ ایک حادثہ بانیا گام اور کاروال ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان اور دوسرا دھوری اور نابھہ اسٹیشنوں کے درمیان پیش آیا۔ بھٹنڈہ کے قریب جو حادثہ ہوا ہے اس کا سبب معلوم نہیں ہوا اور مقام حادثہ کو دو امدادی ریل گاڑیاں بھیج دی گئی ہیں۔

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حادثہ میں بانیا گام سے ڈبوئی جانے والی چھوٹی لائن پر بانیا گام اور کاروال اسٹیشنوں کے درمیان ایک ٹرین کے تین مال کے ڈبے اور دو مسافر ڈبے پٹری سے اتر کر الٹ گئے۔ ایک مسافر شدید زخمی ہوا اور تین کو معمولی چوٹ آئی۔ آج دھوری اور نابھہ اسٹیشنوں کے درمیان ایک اور مسافر گاڑی پٹری سے اتر گئی۔ اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

پنڈت نہرو کو نظر انداز کیا جائے

لارڈ بیور بروک کے اخبار کا مشورہ

لندن ۴ جنوری۔ آج رات لارڈ بیور بروک کے اخبار ایوننگ اسٹینڈرڈ نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو پر الزام لگایا۔ کہ وہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد پر اعتراض کرنے میں دیدہ دلیری اور مکاری سے کام لے رہے ہیں۔ انہیں دوسری قوموں کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان میں فوجی سامان کی کمی ہے۔ اور تقسیم کے بعد پاکستان کو متحدہ ہندوستان کی فوج کے سامان میں سے جو جائز حصہ ملنا چاہیئے تھا۔ بھارت نے کبھی اسے اس سے محروم رکھا۔ پنڈت نہرو سے نپٹنے کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ انہیں نظر انداز کیا جائے۔

کرسمس کی چھٹیوں میں شکاگو میں تین سو تالیس اشخاص ہلاک ہوئے

شکاگو ۴ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس نے جو تخمینہ لگایا ہے۔ اس کے مطابق کرسمس کی چھٹیوں میں گذشتہ جمعرات کو شام کے چھ بجے سے چھٹیوں کے ختم ہونے تک ٹریفک کے حادثوں میں ۲۸۴ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ آتشزدگی میں تیس۔ طیاروں کے حادثوں میں بارہ اور دیگر حادثوں میں ۵۸ اشخاص ہلاک ہوئے۔

سید مصطفیٰ شاہ گیلانی کی عارضی ضمانت منظور کر لی گئی

راولپنڈی ۴ جنوری۔ راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے پنجاب اسمبلی کے ممبر سید مصطفیٰ شاہ خالد گیلانی کی ۵ جنوری تک عارضی ضمانت منظور کر لی ہے۔ ۵ جنوری کو گرفتاری سے قبل ان کی ضمانت کی درخواست پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ چند دن ہوئے سید مصطفیٰ شاہ کو راولپنڈی کے سٹی مجسٹریٹ نے مفرور قرار دیدیا تھا۔ عدالت میں سید گیلانی کی حاضری کے بعد پولیس نے ان کی قرق شدہ بوئی ننک واپس کر دی۔

اعلان نکاح و رخصتانہ

عزیزی بشیر احمد خان اختر کا نکاح مورخہ ۸-۱۲-۵۳ بروز جمعۃ المبارک مولانا ظفر محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر اور عزیزی مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کی دختر سلیمہ اختر کے ساتھ پڑھا اور اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب کرام اس نکاح کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ عبد الرزاق آئرن مرچنٹ صدر بازار ڈیرہ غازیخان